

1978 - بدشکل بچہ ساقط کرانے کا حکم

سوال

جب یہ معلوم ہو کہ بچہ کی بعض اعضاء بدشکل ہیں (اور حمل پانچ ماہ کے درمیان پہنچ جائے) یعنی بچے کی کھوپڑی کے اوپر والے حصہ میں خرابی پائی جاتی ہو اور ڈاکٹر اسقاط حمل کی نصیحت شدت سے کر رہے ہوں کہ یہ بچہ پیدائش کے بعد زیادہ سے زیادہ اکیس دن تک زندہ رہ سکتا ہے اور اکثر طور پر اس حالت میں حمل کے آخری اور خطرناک مرحلہ میں حمل ساقط ہو جاتا ہے....

تو اس حالت میں مسلمان خاوند اور بیوی کو کیا کرنا چاہیے؟ خاص کر جب انہوں نے دو مسلمان عالموں سے پوچھا بھی ہو اور دونوں نے اس کا مختلف جواب دیا ہو یعنی ایک عالم دین تو اسقاط حمل کی نصیحت کرتا ہے اور دوسرا حمل برقرار رکھنے کا کہتا ہے، اور اب خاوند اور بیوی کو جتنی جلد ہو سکے اس کے متعلق کوئی فیصلہ کرنا ہے، لہذا اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جب حمل کی مدت چار ماہ ہو جائے اور بچے میں روح پھونک دی جائے تو اس وقت عمداً حمل ساقط کرنا ایک جان قتل کرنے اور روح نکالنے کے مترادف ہے اور ایسا کرنا گناہ کبیرہ میں شامل ہوتا ہے، اور ڈاکٹروں کا یہ کہنا کہ بچہ بدصورت ہے اسے قتل کرنا جائز نہیں کرتا، پھر اگر وہ حمل خود ہی ساقط ہو جائے اور بچہ مرا ہوا ہو یا پھر بچہ پیدا ہونے کے بعد مرجائے تو والدین کو اس مصیبت پر اجر و ثواب حاصل ہوگا، اور اگر وہ بچہ زندہ رہے تو والدین کے صبر اور اس کی خدمت کرنے پر بھی انہیں اجر و ثواب ملے گا، اور مؤمن شخص کے لیے جو کچھ بھی ہو اس کے خیر ہی خیر ہے، لیکن روح کو ختم کرنے میں تو شر اور گناہ ہی ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں.

یہ تو اس وقت ہے جب ڈاکٹروں کے اندازے کو لیا جائے اور اس پر اعتبار کیا جائے، اور اسی طرح بچے کی حالت میں جو کچھ تبدیلی پیدا ہوتی رہتی ہو سکتا ہے اس میں تبدیلی آجائے،

والله اعلم .